

## جناب عباس علمدار علیہ السلام

<?xml encoding="UTF-8">

آپ کی فضیلت کے لئے وہ دعا کافی ہے جسے امام جعفر صادق علیہ السلام نے جناب عباس علیہ السلام کی زیارت کے موقع پر اذن دخول میں پڑھی جس کے الفاظ یہ ہیں :

اے فرزند امیر المومنین! ”خدا اس کے مقرب رشتوں، رسولوں، صالح بندوں تمام شہداء و صدیقین کے پاک و پاکیزہ سلام ہر صبح و شام آپ پر ہوں“ حضرت امام جعفر صادق نے حضرت احدیت کے سلام سے شروع کیا، کارزار کربلا میں حضرت عباس ں نے اپنے بھائی امام حسین و حجت خدا کی تصدیق کر کے مرتبہ حق الیقین حاصل کیا، وفاداری کا مظاہرہ انسان یا قرابت و برادری کی وجہ سے کرتا ہے،

یا اس لئے کرتا ہے کہ خدانے واجب قرار دیا ہے، کہ اس کے اولیاء سے وفاداری کی جائے، حضرت امام جعفر صادق ں کی زیارت کے فقرات سے واضح ہوتا ہے، کہ حضرت عباس علیہ السلام نے فقط بھائی ورشتہ دار اور فرزند رسول سمجھ کر امام حسین کی نصرت نہیں کی بلکہ آپ امام حسین علیہ السلام کو حجت خدا اور امام علیہ السلام واجب الطاعة سمجھ رہے تھے، اگرچہ کربلا کے ہر شہید نے دشت نینوا میں کسی طرح نصرت امام حسین علیہ السلام میں دریغ نہیں کیا،

لیکن یہ سارے شہید اپنی ساری قربانیوں کے باوجود شہیدِ علقمہ کے ہم مرتبہ نہیں ہو سکتے، کیونکہ آپ کی بصیرت راسخ، آپ کا علم وافر، آپ کا ایمان محکم، آپ کا کردار مضبوط، اور آپ کا مقصد عالی تھا، لہذا امام جعفر صادق ں نے مذکورہ بالا الفاظ میں آپ کو مخاطب فرمایا،

کہ یہ فضیلتِ قمر بنی ہاشم سے مخصوص تھی جس میں کربلا کا کوئی دوسرا شہید شریک نہیں تھا۔ [i]

### جناب عباس علیہ السلام کا ایک معجزہ

علامہ جلیل شیخ عبدالرحیم تستری -رحمة الله علیہ کہتے ہیں :”میں نے کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی، زیارت کے بعد حرم حضرت عباس علیہ السلام میں پہنچا وہاں میں نے دیکھا کہ ایک بڈا اپنے بیمار لڑکے کو لیکر آیا جس کے پیروں کو فالج کا اثر تھا، ضریح حضرت سے اس کو باندھ دیا اور رو کر دعائیں کرنے لگا تھوڑی دیر گزری تھی کہ بچہ صحیح و سالم ہو کر حرم میں با آواز بلند کہنے لگا: ”عباس علمدار نے مجھ کو شفا بخشی“ لوگوں نے اس کو گھیر لیا اور تبرک کے طور پر اس کے کپڑے پہاڑ ڈالے، میں نے جس وقت یہ منظر دیکھا ضریح کے قریب گیا اور حضرت علیہ السلام سے درخواست کی، کہ آپ نا آشنائے ادب کی دعاؤں کو سن لیتے ہیں اور ہماری دعاؤں کو جبکہ ہمیں آپ کی معرفت بھی ہے مستجاب نہیں فرماتے، ٹھیک ہے اب میں آئندہ آپ کی زیارت کے لئے نہیں آؤنگا، بعد میں مجھے یہ خیال ہوا کہ میں نے گستاخی کی ہے خدا سے اپنی غلطی کی معافی مانگتا رہا، جب میں نجف پہنچا تو استاد بزرگوار شیخ مرتضیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس تشریف لائے اور پیسوں کی دو تھیلیاں دیتے ہوئے فرمایا: ”لویہ تمہارے پیسے ہیں جو تم نے حضرت عباس علیہ السلام سے طلب کئے تھے، ایک سے اپنا مکان بنو اور ایک سے حج کرلو“ میں نے بھی حضرت سے بھی دوسوال کئے تھے۔ [ii]

لہذا اس مقام مقدس پر اپنے لئے اور خصوصاً ہر مومن کے لئے، زائر کو جناب سکینہ علیہا السلام کا واسطہ دے کر دعائیں مانگنی چاہئے۔

آسماں والوں سے پوچھو مرتبہ عباس کا  
نام لیتے ہیں ادب سے انبیاء عباس کا

پوری ہو جاتی ہے ہاتھ اٹھنے سے پہلے ہر مراد  
مانگ لو دے کر خدا کو واسطہ عباس کا

(نیر جلال پوری)

## آداب زیارت حضرت عباس علیہ السلام

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: حضرت عباس علیہ السلام کا زائر پہلے در سقیفہ کے پاس کھڑے  
ہو اور داخلہ حرم کی دعا پڑھ کر حرم میں وارد ہو، پھر اپنے کو قبر پر گرا دے، اور حضرت کی زیارت پڑھے، نماز و دعا کے  
بعد پائے اطہر کی طرف جائے اور وہاں پر اس زیارت کو پڑھے جس کی ابتداء ان الفاظ سے ہے ”السلام علیک  
یا ابا الفضل العباس“ زیارت علمدار کربلا علیہ السلام کے بعد زائر دو رکعت نماز ادا کرے چونکہ روایت میں اس کی تاکید  
وارد ہوئی ہے۔ [iii]

## حرم مطہر حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

بارگاہ مقدس باب الحوائج قمر بنی ہاشم سقائے سکینہ آقا ابوالفضل العباس علیہ السلام کا حرم امام حسین  
علیہ السلام سے تقریباً ۳۵ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔  
خداوند عالم نے حرم ابوالفضل العباس کی تعمیر کیلئے ہر دور میں کچھ افراد کو منتخب کیا، لہذا ہر دور میں  
حرم قمر بنی ہاشم علیہ السلام کو بہتر سے بہتر تعمیر کیا گیا اسی بنا پر ہم بھی ذیل میں کچھ مثالیں تحریر  
کر رہے ہیں۔

۱۔ شاہ طہماسپ نے ۱۰۳۲ھ۔ق۔ میں گنبد مطہر کی نقاشی اور بیل بوٹے بنوائے، اور صندوق قبر پر ضریح مبارک  
رکھی، صحن و ایوان تعمیر کرائے، پہلے دروازہ کے سامنے مہمان سرا تعمیر کرایا اور ہاتھ کے بنے ہوئے قالینوں سے  
فرش کو مزین کیا۔

۲۔ ۱۱۵۵ھ۔ق۔ میں نادر شاہ نے حرم مطہر کے لئے گران قیمت ہدیئے ارسال کئے اور حرم کی آئینہ کاری کرائی۔

۳/ ۱۱۵۷ھ۔ق۔ میں نادر شاہ کا وزیر جب زیارت سے مشرف ہوا تو اس نے صندوق قبر کو تبدیل کرایا اور ایوان تعمیر  
کرائے، روشنی کے لئے شمع آویزاں کرائیں، جس سے حرم بقعہ نور بن گیا۔

۴۔ ۱۲۱۶ھ۔ق۔ میں جب وہابیوں نے کربلائے معلی کو لوٹا تو حرم حسین علیہ السلام اور حرم حضرت عباس علیہ  
السلام میں جو کچھ تھا اس کو بھی لے گئے، حرم کی جدید تعمیر کے لئے فتح علی شاہ نے کمر ہمت کسی، اور  
سونے کے ٹکڑوں سے حرم امام حسین علیہ السلام کے گنبد مبارک کو مزین کیا اور حضرت عباس علیہ السلام کے  
حرم کو بیل بوٹوں کی نقاشی سے آراستہ کرایا، قبلہ کی طرف ایوان بنوائے اور نہایت نفیس لکڑی سے تعویذ قبر امام  
حسین علیہ السلام بنوائی، اور چاندی کی ضریح نصب کی۔

۵۔ مجتہد اعظم شیخ مازندرانی کے حکم سے مرحوم حاج شکر اللہ نے اپنی ساری ثروت خرچ کر کے حضرت عباس

علیہ السلام کے حرم میں طلا کاری کرائی اور سونے کی تختی پرسونے کے حرف میں مغربی ایوان پر اپنانام ”شکر اللہ“ کتبہ کرایا جو آج تک موجود ہے یہ واقعہ ۱۳۰۹ ھ کا ہے۔

۶۔ محمد شاہ ہندی حاکم لکھنؤ نے پہلے دروازہ کے سامنے والے ایوان طلا کو درست کرایا ، اور سلطان عبدالحمید کے حکم سے اس ایوان کا رواق بہترین لکڑی کی چھت کے ساتھ بنوایا گیا۔

۷۔ ایوان طلا کے مقابلہ میں چاندی کادر ہے، وہ خود حرم مطہر کے خادم مرحوم سید مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۵۵ ھ ق۔ میں بنوایا تھا۔ [iv]

۸۔ روضۃ اقدس میں جو جدید ضریح ہے وہ ۱۳۸۵ ھ ق۔ میں مزین کی گئی اس نفیس اور زیبا ضریح کو اصفہان (ایران) میں پہلے بنایا گیا اور پھر اس کو اس وقت کے مرجع وقت حضرت علامہ آیۃ اللہ العظمیٰ حاج سید محسن الحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے قبر منور پر رکھا گیا۔ [v]

### مقام دست راست (دایاں بازو)

کربلائے معلیٰ کی زیارتوں میں یہ وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں روز عاشور سقائے اہل حرم علیہ السلام کا دایاں بازو قطع کیا گیا تھا، اس کے بعد حضرت نے مشک کو بائیں بازو میں سنبھالا تاکہ کسی طرح مشک کو خیام حسینی تک پہنچا سکے۔

### مقام دست چپ (بایاں بازو)

حرم حضرت عباس علیہ السلام کے باب قبلہ سے چند قدم کے فاصلہ پر یہ مقام واقع ہے، اور یہی وہ مقام ہے، جہاں سقائے سکینہ کا بایاں بازو کاٹا گیا تھا، اس کے بعد علمدار حسینی نے مشک کو اپنے دانتوں میں تھام لیا اور خیموں کی طرف چلے تاکہ پانی کو خیموں تک پہنچا دے، مگر ظالموں نے تیروں کی بارش شروع کر دی جس کی وجہ سے ایک تیر مشک سکینہ علیہا السلام پر لگا اور تمام پانی بہہ گیا، اب غازی علیہ السلام کی ہمت جواب دے گئی، اس منظر کو پیام اعظمی نے اپنے ایک شعر میں اس طرح بیان کیا ہے:

قسمت نے جب امیدوں کے دامن جھٹک دئے

بچوں نے اپنے ہاتھوں سے ساغر پٹک دئے

---

[i] ”صحیفہ وفا“ ابوالفضل، ائمہ طاہرین علیہ السلام کی نظر میں

[ii] - ”صحیفہ وفا“ ابوالفضل، ائمہ طاہرین علیہ السلام کی نظر میں

[iii] ماخوذ از ”صحیفہ وفا“ ابوالفضل، ائمہ اطہار کی نظر میں

[iv] مذکورہ عبارت کتاب ”صحیفہ وفا“ کے باب زیارت ابوالفضل سے ماخوذ ہے۔

[v] عتبات عالیات۔ حرم حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام